تیس سال کی خلافت: حدیثِ سفینہ

★★★★★★★★★★

تحقیق: مُحمد سعید عمران (اسلام آباد)

رابطہ: 0306-5492369، 0336-1519659

ای میل: saeedimranx2@gmail.com

فیس بک: facebook.com/saeedimranx2?ref=bookmarks

سکربڈ: scribd.com/user/9258749/Muhammad-Saeed-Imran

تاریخ اشاعت: 20 اکتوبر 2017

★★★★★★★★★★

حدیث

حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، ح وَعَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي حَمَّادٌ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ " قَالَ سَفِينَةُ: " أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتَّ سِنِينَ

حضرت سفینہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی، اس کے بعد بادشاہت آجائے گی، حضرت سفینہ اسے یوں شمار کراتے ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی کے اور چھ سال حضرت علی مرتضٰی کے " (کل تیس سال ہو گئے)۔(مسند احمد 22264 مسند احمد تحقیق ارنؤوط 21919 جلد 36 صفحہ 248، مسند احمد 22264، جلد 7 صفحہ 223 تحقیق ابو المعاطی عالم الکتب، مسند احمد 21816، جلد 16 صفحہ 136، تحقیق احمد مُحمد شاکر، دارلحدیث قاہرہ ، محصل مسند احمد 27083 تا 27085 جلد 19 صفحہ 27، دارالعاصمہ، ریاض، سعودی عرب، مسند احمد فتح ربانی 12038 (مجلد واحد)، بیت الافکار الدولیہ، حاشیۃ مسند احمد للسندی 9337، جلد 13 صفحہ 50 اور 9343 جلد 13 صفحہ 53)

ارنؤوط کہتے ہیں کہ سوائے سعید بن جُمہان کے اس کے رجال ثقہ اور صحیح ہیں۔ سعید بن جمہان جو کہ اسلمی ہے اور ابو حفص بصری ہے۔ یہ صدوق ہے اور سنن کے رجال میں سے ہے۔ بہز جو کہ ابن اسد العمی ہے، عبد الصمد، جو کہ عبد الوارث بن سعید العنبری ہے۔ خلال نے اپنی السُنّۃ میں بھی اس کو صحیح کہا ہے۔

احمد محمد شاکر کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے اس کے رجال ثقہ ہیں۔

*حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ، أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ»

☆حضرت سفینہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نبوت کی خلافت تیس سال تک رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے چاہے گا دے دے گا"۔(سنن ابی داوٗد 4646 تا 4647 ، تحقیق حافظ زُبیر علی زئی، دارالسلام (اردو اور انگریزی)، سنن ابی داوٗد 4614 جلد 5 صفحہ 202، تحقیق محمد عوامہ حنفی، سنن ابی داوٗد، سنن ابی داوٗد 4566، ابو تراب، ابو عمرو، دار التاصیل، قاہرہ، 4646، تحققیق محمد عبد العزیز خالدی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، سنن ابی داوٗد 4646 تحقیق صدقی جمیل العطار، دار لفکر، بیروت، سنن ابی داوٗد 4646 تحقیق محمد حیؔ عبد الحمید، سنن ابی داوٗد 4646 تحقیق شیخ البانی)

حافظ زُبیر علی زئی صاحب کہتے ہیں کہ ان دونوں کی سند حسن ہے۔

شیخ البانی نے اِسے حسن صحیح کہا ہے۔

ابو عوامہ کہتے ہیں کہ ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔

★حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَفِينَةُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الخِلاَفَةُ فِي أُمَّتِي ثَلاَثُونَ سَنَةً، ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلاَفَةَ أَبِي بَكْرٍ، وَخِلاَفَةَ عُمَرَ، وَخِلاَفَةَ عُثْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ خِلاَفَةَ عَلِيٍّ قَالَ: فَوَجَدْنَاهَا ثَلاَثِينَ سَنَةً، قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الخِلاَفَةَ فِيهِمْ؟ قَالَ: كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ.

☆حضرت سفینہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خلافتِ راشدہ میری امت میں تیس برس تک ہے پھر ہو جائے گی سلطنت بعد اس کے۔ پھر کہا مجھ سے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابو بکر، پھر خلافتِ عمر، اور عثمان کو پھر گن لے خلافت علی کی، سو گنا ہم نے اور پایا اسے تیس سال۔ کہا سعید نے پھر کہا میں نے سفینہ سے کہا بنی امیہ دعویٰ کرتے ہیں خلافت ان میں ہے، کہا سفینہ نے جھوٹے ہیں بنی الزرقاء بلکہ وہ بادشاہ ہیں بدترین بادشاہوں میں سے۔(سنن الترمذی اردو 2226، تحقیق شیخ البانی، نعمانی کتب خانہ، سنن ابی داؤد 2226 تحقیق شیخ البانی، سنن الترمذی 2226 دار السلام تحقیق حافظ زبیر علی زئی، سنن الترمذی 2377، تحقیق طبع دار التاصیل، سنن الترمذی جلد دوم صفحہ 54، شرح مولانا عبد الرؤف علوی، تحفۃ الالمعی، 2223، مفتی سعید احمد پالن پوری)

اس باب میں عمر اور علی سے بھی روایت ہے۔ اور کہا ان دونوں نے کہ ولی عہد مقرر نہیں کیا کسی کو رسول اللہ ﷺ نے خلافت کے واسطے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی اس کو کئی لوگوں نے سعید بن جمہان سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی روایت سے۔

حافظ زبیر علی زئی اور شیخ البانی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

شارح عبد الرؤف علوی کہتے ہیں کہ جس حدیث میں خلافت کو تیس سال میں منحصر (بند) بیان فرمایا ہے اس میں خلافت کبریٰ مراد ہے جو اصل میں خلافتِ نبوت ہے چنانچہ خلفاء راشدین کی خلافت تو حقیق ہے ان کے دور کے بعد خلافتِ مجازی ہے۔

★أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً، وسائرهم ملوك، والخلفاء والملوك اثنا عشر"

☆حضرت سفینہ نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "خلافت تیس سال تک ہو گی اس کے بعد بادشاہ ہوں گے خلفاء اور بادشاہ بارہ ہوں گے "۔(صحیح ابن حبان 6657، اردو تحقیق ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر، صحیح ابن حبان 6698 طبع دار التاصیل، صحیح ابن حبان 6657 تحقیق شعیب ارنوط، صحیح ابن حبان 6623، تحقیق شیخ البانی،)

شعیب ارنوط نے اسے حسن کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ سعید بن جمہان میں اختلاف ہے۔ ابن معین، احمد بن حنبل اور ابو داؤد نے اسے ثقہ کہا ہے، نسائی نے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابن معین نے کہا ہے کہ اس نے سفینہ سے وہ احادیث بیان کی ہیں جو اس

کے سوا کسی اور سے بیان نہیں۔ بخاری نے کہا ہے کہ اس کی احادیث عجیب ہیں۔ ابو حاتم نے کہا ہے کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی اور اس سے احتجاج نہیں کیا جائے گا۔ الساجی نے کہا کے اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی جائے گی۔

حدیثِ سفینہ کے مختلف طرق

کتاب	رقم الحدیث	←	←		←	
ابن ابی شیبہ	37157	فضل بن دُکین (219-132ھ)	حشرج بن نُباتہ (م179)		سعید بن جُمہان (م136ھ)	حضرت سفینہ (م70ھ)
مسند احمد	22264	بہز بن اسد (م197ھ)	حماد بن سلمہ (167-82ھ)			
		عبدالصمد بن عبدالوارث (م207ھ)				
	22268	زید بن الحباب (230-130ھ)				
	22273	ابوالنضر ہاشم بن قاسم (207-134)	حشرج بن نُباتہ			
ابوداؤد	4646	سوار بن عبداللہ بن سوار (م245ھ)	عبدالوارث بن سعید			
	4647	عمرو بن عون (225ھ)	ھُشیم بن بشیر (183-104ھ)	عوام بن حوشب (م148)		
ترمذی	2226	احمد بن منیع (244-160)	سریج بن النعمان (م217ھ)	حشرج بن نُباتہ		
سنن نسائی الکبریٰ	8099	احمد بن سلیمان (م261ھ)	یزید بن ہارون (206-118)	عوام بن حوشب (م148ھ)		
صحیح ابن حبان	6657	ابو یعلیٰ (310-207)	ابراہیم بن حجاج السامی (م231☆)	عبدالوارث بن سعید (م180،177☆)		
	6943		علی بن الجعد (230-136)	حماد بن سلمہ		

اشارہ: صدوق، ثقہ، مدلس، ضعیف، کذاب،

زمانی جائزہ

اوپر دیئے گئے جدول کی مدد سے ہم اس حدیث کے زمان و مکان کا جائزہ با آسانی لے سکتے ہیں۔ حضرت سفینہ کی تاریخ وفات لگ بھگ 70 ھجری ہے۔ یہ وہ دور تھا جب خاندانِ بنی امیہ کا اقتدار پر دوبارہ تسلط مکمل طور پر قائم ہو چکا تھا اور عبد الملک بن مروان مسند اقتدار پر بیٹھ چکا تھا۔ اس سے پہلے بنی امیہ اور عبد اللہ بن زبیرؓ میں اقتدار کے حصول کی رسہ کشی چل رہی تھی، جس کی وجوہات کچھ بھی ہوں لیکن یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اس کی بنیاد واقعہ کربلا تھا۔ نبی ﷺ کے اصحاب اور جلیل القدر تابعین اس واقعے کی وجہ سے نہات دلبر داشتہ اور افسردہ تھے۔ وہ حضرات جو کہ اسلامی نظام حکومت کے بارے میں ان صحابہؓ سے سوالات کیا کرتے تھے ان میں یہ سوال ضرور ہوتا ہو گا کہ موجودہ حکمرانوں کی حیثیت قرآن و حدیث کی روشنی میں کیا ہے۔ اس لیے حضرت سفینہؓ سے اس حدیث کی روایت جس دور میں کی گئی اس دور کے حالات پر یہ حدیث بالکل نصب ہو سکتی ہے۔ ہم یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت سفینہ نے یہ روایت سعید بن جمہان سے لگ بھگ 62-65 ھجری سے لے کر اپنی وفات کے دور تک کسی عرصہ میں کی ہو گی۔

جدول سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اس حدیث کی روایت کا دوسرا دور بھی ہے۔ سعید بن جمہان کی وفات 136 ھجری ہے اور ان سے روایت کرنے والے حضرات عوام بن حوشب متوفی 148 ھجری، حماد بن سلمہ متوفی 167 ھجری، حشرج بن نباتہ متوفی 179 ھجری اور عبد الوارث بن سعید متوفی 180 / 187 ھجری ہیں۔ یہاں ہمیں صرف حماد بن سلمہ کی تاریخ پیدائش 82 ھجری ملتی ہے۔ اگر ہم تھوڑی باریک نظر دوڑائیں تو جب بنی امیہ کے خلاف بنی عباس کی تحریک نے زور پکڑا تو وہ لگ بھگ 120-122 ھجری کا عرصہ تھا جب یہ تمام راوی اپنی عمر کے پکے حصے میں تھے۔ اس لیے اس حدیث کے اصل پھیلاؤ کا دور یہی بنتا ہے۔ اس دور میں چونکہ مذہبی بنیاد پر اس حدیث کو بھی بنی امیہ کے خلاف تحریک کا حصہ ضرور بنایا گیا ہو گا۔

اس کے بعد یہ حدیث مختلف ادوار مختلف مواقع پر استعمال کی جاتی رہی ہو گی اور خاص کر بنی امیہ کی حکومت کے خلاف بھی اسے استعمال کیا جاتا رہا ہو گا۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ زمانی جائزے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس حدیث کی صحت پر کوئی اعتراض کیا جائے۔ یہ حدیث بالاتفاق آئمہ سلف اور موجودہ دور کے محققین کے نزدیک صحت کے درجے تک پہنچی ہوئی ہے۔ زمانی جائزے کا مقصد صرف یہ ہے کہ نبی ﷺ کے اقوال کو آنے والے دور میں کہاں کہاں اور کن مقاصد کے لیے بیان جاتا رہا ہے۔

مزید تخریج و تحقیق

مصنف ابن ابی شیبہ: 37157 : یہاں صرف یہ حصہ ہے کہ "سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ سے کہا کہ بنو امیّہ خیال کرتے ہیں کہ خلافت انہی میں ہے! انہوں نے فرمایا کہ بنوزرقاء نے جھوٹ بولا، وہ سخت بادشاہوں میں سے ہیں اور پہلے بادشاہ امیر معاویہ ہیں"۔

محمد عوامہ نے اپنی تحقیق میں رقم 37041 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ " معاویہ کا اپنا قول ہے کہ میں پہلا بادشاہ ہوں"۔ اس قول کو فضل نے ابن ابی غنیہ سے اور اس نے اہل مدینہ کے (نامعلوم) شیخ سے روایت کیا ہے۔ اور یہ قول اسی سند کے ساتھ رقم 31357 پر موجود ہے۔ شُثری نے اس کی سند کو حسن کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حشرج اور سعید بن جمہان صدوق ہیں۔(38754) ابو اسامہ نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔(37018)۔مکتبۃ التاج، تحقیقی کمال یوسف الحوت (36005)، مکتبۃ الرشد، تحقیق حمد بن عبد اللہ الجمعہ اور محمد بن ابراہیم اللحیدان (37018)، دار السلفیہ ممبئی، تحقیق مختار احمد ندوی (17854))

مسند الجامع (بشار معروف عواد): 7/48ح4838

اطراف المسند المتعلی (ابن حجر): 2/478ح2628

تحفۃ الاشراف: 3/533ح4480

مجمع الزوائد (الہیثمی):4/33

اتحاف الخیرۃ المھرۃ (ابن حجر): 5/545ح5905

مسند ابو داود طیالسی :2/430ح1203، (اردو ترجمہ 2/102ح1203)

محقق نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

سُنۃ ابن ابی عاصم: ص562ح1181، ص564ح1185 محقق نے اس کی سند کو حسن اور حدیث کو صحیح کہا ہے۔

الآحاد والمثانی: 1/116ح113، 1/129ح139

شرح مشکل الآثار (طحاوی): 8/414ح3349۔ محقق نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

مستدرک (حاکم): 3/156ح4697 محقق نے لکھا ہے کہ ذہبی نے اسے تلخیص میں چھوڑ دیا ہے ضعف کی وجہ سے۔

شرح اصول الاعتقاد (لالکائی): ص1209ح2654 تا2657 ۔ لالکائی نے اسے مختلف طرق سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے ایک طرق عیسیٰ بن علی عن عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز عن علی بن الجعد (2654) اور دوسرا طرق عبید اللہ بن محمد عن عثمان بن احمد عن حنبل بن اسحاق عن حجاج بن منہال اور داود بن شبیب عن حماد بن سلمہ (2655) بیان کیا ہے۔ ایک تیسرا طرق انہوں نے محمد بن عبد الرحمان عن یحییٰ بن صاعد عن زکریا بن یحییٰ بن ابی زائدہ عن ابو طلحہ یحییٰ بن طلحہ بصری عن سعید بن جمہان (2656) بیان کیا ہے۔ اگلی روایت میں لالکائی بیان کرتے ہیں۔

أنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ، أنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ، قَالَ: نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: وَفَدْنَا مَعَ زِيَادٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ وَأُدْخِلْنَا إِلَيْهِ، قَالَ لِأَبِي: يَا أَبَا بَكْرَةَ، حَدِّثْنَا بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا. «

عبدالرحمان بن ابو بکرۃ نے بیان کیا کہ ہم زیاد کے ساتھ وفد میں معاویہؓ کی پاس گئے۔ جب ہم وہاں داخل ہوئے تو انہوں نے میرے والد سے کہا: ابو بکرۃ ہمیں وہ حدیث سناؤ جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ تو (ابو بکرۃؓ) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے۔ خلافت تیس سال ہے۔ اس کے بعد بادشاہت ہے۔

اگرچہ یہ سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں علی بن جدعان ہے جو متفقہ ضعیف ہے۔ لیکن متعدد شواہد کی موجودگی میں یہ سند مزید تقویت کا باعث بنتی ہے۔

جامع بیان العلم وفضلہ (ابن عبدالبر): ص1169 ح2313 ابن عبدالبر نے اسے عبدالوارث بن سفیان عن قاسم بن اصبغ عن احمد بن زہیر اور ابراہیم بن اسحاق قاضی عن علی بن الجعد کے طرق سے بیان کر کے حسن قرار دیا ہے۔ ابن عبدالبر نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ احمد بن حنبل نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

شرح السُنہ (بغوی): 14/74 ح 3865

دلائل النبوۃ (بیہقی): 6/341

الاعتقاد (بیہقی): ص 467

المنتخب من العلل الخلال (ابن قدامہ): صفحہ 217 رقم 128 : حدیث سفینہ کو صحیح کہا گیا ہے۔

فتاوی شیخ الاسلام (ابن تیمیہ): جلد 35 صفحہ 18

سلسلہ احادیثِ صحیحہ (شیخ البانی): 1/820 ح، 459، شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور بقایا الفاظ کو راوی حشرج بن نباتہ کا اضافہ قرار دیا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ حشرج ضعیف ہے اسے ذہبی اور نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابن حجر نے تقریب میں صدوق الاوہام قرار دیا ہے۔ مزید بحث میں شیخ البانی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے شواہد موجود ہیں جن میں سے ایک ابو بکرۃ ثقفیؓ سے روایت ہے اور دوسرا جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے۔ مزید بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کو ایک بڑی تعداد نے قبول کیا ہے جن میں احمد بن حنبل، ترمذی، طبری، ابن ابی عاصم، ابن حبان، حاکم نیشاپوری، ابن عبدالبر، ابن تیمیہ، ذہبی اور ابن حجر عسقلانی شامل ہیں۔

حاصل تحقیق

اوپر بیان کیے گئے تمام حوالہ جات کی روشنی میں جن میں آئمہ سلف کی ایک کثیر تعداد موجود ہے اس حدیث کی صحت میں کوئی شک نہیں رہ جاتا۔

مزید برآں اسنادورواۃ کی تحقیق بھی یہ واضح کرتی ہے کہ یہ حدیث حسن ہے ۔

راویوں کا احوال

حضرت سفینہ مولی رسول اللہ ﷺ: صحابی

صحابی رسول ﷺ ہیں۔

ابراہیم بن حجاج (م 231ھ یا اس کے بعد)

ان سے نسائی نے حدیث لی ہے۔ انہوں نے حماد بن زید، حماد بن سلمہ، عبد الوارث بن سعید وغیرہ سے حدیث لی ہے جبکہ ان سے ابو بکر المروزی، ابو زرعہ رازی، موسیٰ بن ہارون وغیرہ نے روایت لی ہے۔

☆ابن حبان: ثقہ

☆ذہبی: ثقہ

☆ابن حجر: دسویں طبقہ کا ثقہ قلیل الوہم راوی ہے۔

نتیجہ: ثقہ

(الجرح والتعدیل: 2/93ح248، تقریب ثقات ابن حبان: ص135ح92، سیر أعلام النبلاء: 11/39، والکاشف: 1 / 210ح 127، وتذھیب التھذیب: 10/103ح7833، تھذیب التھذیب: 1 / 233ح162، والتقریب 1/84ح 163 (اردو 1/38ح162)

احمد بن سُلیمان (م 261)

ان سے نسائی نے روایت لی ہے۔ انہوں نے روح بن عبادہ، زید بن الحباب، سریج بن یونس، عبید اللہ بن موسی، فضل بن دکین، یزید بن ہارون اور یعلیٰ بن عبید وغیرہ سے روایت لی ہے۔ ان سے نسائی، محمد بن عبد اللہ بن عبد السلام مکحول، ابراہیم بن محمد اصبہانی وغیرہ نے روایت لی ہے۔

☆نسائی: ثقہ مامون صاحب الحدیث

☆ابو حاتم رازی: صدوق ثقہ

☆ابن حبان: ثقہ

☆ذہبی: حافظ، امام، ناقد، جزیرہ کے محدث

☆ابن حجر: گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی ہے۔

نتیجہ: ثقہ

(الجرح والتعدیل2/52ح59، ثقات ابن حبان 8/35، تقریب الثقات ص185ح797، تہذیب الکمال 1/320ح44، سئیر العلام والنبلاء 12/475، تذہیب 1/146ح44، تہذیب 1/33، تقریب 1/43ح43 (اردو 1/21ح43))

ابو یعلیٰ(210-307ھ)

صاحب المسند: امام حافظ احمد بن علی بن المثنی بن یحیی الموصلی ہیں۔ آپ مشہور کتاب مسند ابو یعلی کے مصنف ہیں۔ آپ نے احمد بن منیع، خلیفہ بن خیاط، ابو خیثمہ اور ایک کثیر تعداد سے سماع کیا۔ آپ سے بھی ایک کثیر تعداد نے سماع کیا جن میں نسائی، ابن حبان اور طبرانی شامل ہیں۔ دار قطنی نے کہا کہ آپ ثقہ مامون ہیں۔

(سئیر العلام والنبلاء14/174، معجم المعاجم والمشیخات 1/176)

احمد بن منیع(160-244)

ان سے بخاری و مسلم اور مصنفینِ اربعہ نے روایت لی ہے۔ انہوں نے اسباط بن عیسیٰ، روح بن عبادہ، سریج بن نعمان، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن مبارک، فضل بن دُکین، ابو معاویہ ضریر، مروان بن معاویہ الفزاری، ھُشیم بن بشیر، وکیع بن الجراح، یزید بن ہارون اور ابو بکر بن عیاش وغیرہ سے روایت لی ہے۔ جبکہ ان سے بخاری کے سوا تمام نے روایت لی ہے بخاری نے ان سے بالواسطہ روایت لی ہے۔ ابو یعلی، ابو القاسم بغوی، ابن خُزیمہ، اور محمد السراج وغیرہ نے روایت لی ہے۔ انہوں نے ایک مسند بھی تصنیف کی۔

☆نسائی: ثقہ

☆صالح بن محمد بغدادی: ثقہ

☆ابن حبان: ثقہ مستقیم الحدیث

☆ذہبی: حافظ صاحب المسند

☆ابن حجر: دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی ہے۔

نتیجہ: ثقہ

(تہذیب الکمال 1/495ح114، سئیر العلام والنبلاء 11/384، الکاشف 1/204ح92، تذہیب 1/205ح114، تقریب 1/68ح115(اردو 1/30ح114)، تہذیب 1/184)

بہز بن اسد (م197ھ)

ان سے بخاری و مسلم و مصنفینِ اربعہ نے روایت لی ہے۔ انہوں نے جریر بن حازم، حماد بن سلمہ، شعبہ، ہمام بن یحیٰ، یزید بن زریع اور ابو بکر النہشلی وغیرہ سے روایت لی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں احمد الدورقی، احمد بن محمد بن حنبل، قتیبہ بن سعید، محمد بن بشار بُندار، اور یعقوب الدورقی شامل ہیں۔ ابن سعد نے بصرہ کے ساتویں طبقے میں ان کا ذکر کیا ہے۔

☆ابن سعد: ثقہ، حجت اور کثیر الحدیث ہیں۔

☆یحیٰ بن معین: دارمی نے بہز کے متعلق سوال کو تو جواب دیا کہ ثقہ ہے۔

☆ابن حنبل: ثبت ہونا اس پر ختم ہے۔

☆ابو حاتم رازی: ثقہ اور امام ہے۔

☆عجلی: ثقہ ثبت۔

☆ابو الفتح ازدی: صدوق، یہ حضرت عثمان کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا۔

☆ابن نمیر: امام صدوق ثقہ

☆ابن حبان: ثقہ

☆ذہبی: امام حافظ ثقہ حُجت

☆ابن حجر: نویں طبقہ کا ثقہ پختہ کار راوی ہے۔

نتیجہ: ثقہ

طبقات ابن سعد: 7 / 210 (اردو)، وتاریخ الدارمي، رقم: ص82ح200، والعلل لأحمد: 1/266ح394، 2/18ح1405، 2/344ح2527، وتاریخ البخاري الکبیر:2/143ح1983، وثقات العجلي، 1/255ح182،، وتقریب الثقات ابن حبان: ص282ح2109، وثقات ابن شاهین، ص49ح140، وإکمال ابن ماکولا: 1 / 380، تہذیب الکمال 4/258، وتذهیب الذهبي:2/61ح776، والکاشف: 1/276ح650، والمیزان: 1 / 353ح1324 (اردو 2/108ح 1326)، وسیر أعلام النبلاء: 9 / 4192، وإکمال مغلطاي: 3/35ح815، تقریب (اردو 1/118ح771)، وتهذیب ابن حجر:1/497(1 / 277ح779)۔

حماد بن سلمہ: (82-167ھ)

ان سے مُسلم اور مصنفین اربعہ نے روایت لی ہے۔ انہوں نے ایک کثیر تعداد سے روایت کیا ہے جن میں انس بن سیرین، ایوب سختیانی، حجاج بن ارطاۃ، حماد بن ابی سلیمان، حمید الطویل، سعد بن ابراہیم، سماک بن حرب، سہیل بن ابی صالح، ابن ابی مُلیکہ، عبد الرحمان بن قاسم، ابن جُریج، عُبید اللہ بن عمر، عمرو بن دینار، قتادہ، یحییٰ بن سعید، وغیرہ شامل ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں۔ ابراہیم بن حجاج السامی، آدم بن ابی ایاس، حجاج بن منہال، خلیفہ بن خیاط، روح بن عبادۃ، ابو داود طیالسی، سفیان ثوری، شعبہ، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابن جریج، فضل بن دکین، ابن اسحاق، وکیع، وغیرہ شامل ہیں۔ مسلم نے اصول میں حماد بن سلمہ کے حوالے سے صرف وہ روایات نقل کی ہیں جو انہوں نے ثابت سے روایت کی ہیں۔ ابن سعد نے بصرہ کے تابعین کے پانچویں طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ کہتے ہیں حماد ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں اور بسا اوقات منکر حدیثیں بیان کر جاتے ہیں۔

☆ابن سعد: ثقہ ہیں لیکن کبھی کبھی منکر حدیثیں بیان کر جاتے ہیں۔

☆ابن حنبل: یہ حمید الطویل سے روایت کرنے میں ثبت ہیں، اور ثابت کی معمر سے روایت کردہ احادیث میں ثبت ہیں۔ اہل بدعت کے رد میں حماد بن سلمہ سے زیادہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ حماد بن سلمہ بن دینار اور حماد بن زید بن درہم ان دونوں کے درمیان وہی فرق ہے جو دینار کو درہم پر فضیلت حاصل ہے۔

☆سفیان بن عیینہ کا قول اسحاق بن طباع نے نقل کیا کہ عالم تین طرح کے ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ کا بھی علم ہو اور علم کا بھی علم ہو۔۔۔۔۔۔۔پہلے کی مثال حماد بن سلمہ ہیں۔

☆عبد اللہ ابن مبارک: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو حماد سے زیادہ، پہلے لوگوں کے طریقے پر عمل پیرا ہو۔

☆یحییٰ القطان: حماد بن سلمہ زیاد سے زیادہ علم رکھتے تھے اور قیس بن سعد کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔

☆علی بن مدینی: جو شخص حماد بن سلمہ کے خلاف کلام کر رہا ہو تو اس پر تہمت عائد کرو۔

☆یحییٰ بن معین: حماد بن سلمہ حمید الطویل کی حدیث میں لوگوں میں سب سے بڑے عالم ہیں۔ یہ ثابت کی روایات کا یہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور ثقہ ہیں۔

☆عجلی: ثقہ اور صالح ہیں ان کو آخر عمر میں تغیر ہو گیا تھا۔

☆الساجی نے کہا کہ ثقہ مامون ہیں۔

☆نسائی: اس میں کوئی حرج نہیں اور اس سے پہلے نسائی نے ان کو ثقہ کہا تھا۔

☆ابن حبان: اس شخص نے انصاف سے کام نہیں لیا جس نے حماد کی روایات سے پہلو تہی کی اور ابو بکر بن عیاش اور عبد اللہ بن دینار کی روایات سے استدلال کیا ہے۔

☆ذہبی: امام ثقہ ہیں، ان کو کچھ وہم بھی ہوتا ہے۔

☆ابن حجر: آٹھویں طبقہ کے کبار راویوں میں سے ثقہ عابد راوی ہے اور ثابت کی احادیث میں تمام لوگوں سے زیادہ قابل اعتماد ہے تاہم آخر عمر میں اس کا حافظہ بدل گیا تھا۔

نتیجہ: ثقہ

(طبقات ابن سعد: 2 / 282 (اردو 7/202)، وتاریخ الدارمي، رقم 37، 38، 39، 200، سؤالات ابن الجنيد لابن مَعين، ص107، وعلل احمد (فہرست دیکھیں 4/137) ، تاریخ البخاري الكبير: 3 /21ح 89، ثقات العجلي، الورقة 1 /319ح354، والمعرفة ليعقوب: 2 / 193 - 195، والجرح والتعديل: 3 /140 ح 623، تقريب الثقات ابن حبان ص388ح3543، والكامل لابن عدي: 3 / 35ح 62، ورجال ﷺ صحيح مسلم لابن منجويہ 1/157ح314، موضح أوهام الجمع: 2 / 63، التعديل والتجريح للباجی ص525ح283، تہذیب الكمال 7/253ح1482، تذهيب التهذيب: 3 / 11ح1499، والكاشف: 1 / 349ح1220، وميزان الاعتدال: 1 / الترجمة 2251 (اردو 2/414ح2254)، والمغني: 1 / 279ح 1711، وديوان الضعفاء 100ح 1118، ومن تكلم فيه وهو موثق ص176ح93، وسير أعلام النبلاء: 7 / 444 - 456، کواکب نیرۃ لابن کیال ص460، نہایۃ الاغتباط ص96ح28، تقریب 1/508ح1507 (اردو 1/211ح1499)، وتهذيب التهذيب: 3 / 11۔

حشرج بن نُباتہ: (م179ھ)

ان سے صرف ترمذی نے روایت لی ہے انہوں نے سعید بن جمہان، مسلم بن عُبید، ابو جناب کلبی اور ابو نصر صاحب بن عباس سے روایت کی ہے جبکہ ان سے بقیہ بن ولید، ابو داود طیالسی، عبد اللہ ابن مبارک، فضل بن دُکین اور ابو ولید طیالسی وغیرہ نے روایت لی ہے۔ ابن سعد نے انہیں کوفہ کے تابعین کے چھٹے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔

☆اسحاق بن منصور یحییٰ بن معن سے روایت کرتے ہیں کہ یہ صالح ہیں۔ عباس دوری اور عثمان بن سعید دارمی ابن معن سے روایت کرتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں ان میں کوئی حرج نہیں۔ احمد بن سعد بن ابی مریم نے یحییٰ سے روایت کی کہ یہ ثقہ ہیں۔

☆ابو طالب، احمد بن حنبل سے روایت کرتے ہیں کہ یہ ثقہ ہیں۔

☆امام بخاری کہتے ہیں کہ اس کی نقل کردہ روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ انہوں نے اپنی الضعفاء میں اس کا ذکر کیا ہے مگر اس کے ضعف کی توثیق نہیں کی ہے۔

☆ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ یہ واسطی ہے اس میں کوئی حرج نہیں مستقیم الحدیث ہے۔

☆ابو حاتم کہتے ہیں کہ یہ صالح ہے اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر یہ قابل احتجاج نہیں۔

☆ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی الکامل میں کیا ہے۔ انہوں نے اس کے حوالے سے کئی منکر روایات نقل کی ہیں جو غریب بھی ہیں۔ البتہ ابن عدی نے اپنی بحث کے آخر میں یہ ذکر کیا ہے کہ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔

☆نسائی نے کہا کہ یہ قوی نہیں۔ پھر کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

☆ابن حبان نے کہا کہ یہ قلیل الحدیث ہے اور اس سے روایت کردہ احادیث منکر ہیں اس پر احتجاج کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

☆ابن حجر نے کہا کہ یہ آٹھویں طبقہ کا صدوق راوی ہے وہم کر جاتا ہے۔

نتیجہ : صدوق، حشرج بن نباتہ کو متقدمین میں سے نسائی اور ابن حبان نے ضعیف کہاہے جبکہ اس کے برعکس اس دور کے دوسرے محدثین نے اس کو ضعیف نہیں کہا۔ متاخرین میں ذہبی اور ابنِ حجر نے بھی اس کے ضعیف ہونے کی توثیق نہیں کی ہے۔

(**طبقات ابن سعد** 6/384(اردو 6/244)، **تاریخ البخاری الکبیر** 3/117ح392، **تاریخ البخاری الصغیر** 1/227، **ضعفاء الصغیر للبخاری** ص42ح99، ضعفاء لابی زرعہ، **ضعفاء النسائی** ص170ح157، **ضعفاء العقیلی** 1/297ح369، **جرح والتعدیل** 3/296ح1319، مجروحین ابن حبان 1/338ح291، کامل ابن عدی 3/372ح553، ضعفاء ابن جوزی 1/218ح916، تہذیب الکمال 6/506ح1352، میزان الاعتدال 2/362ح2076، مغنی فی الضعفاء 1/261ح1583، دیوان الضعفاء ص91ح1022، تذہیب التہذیب 1/2/376ح1365، الکاشف 1/337ح1118، تقریب (اردو 1/194ح1363)، تہذیب ابن حجر 2/377، خلاصۃ الخزرجی ص85، معجم اسامی الرواۃ 1/523)

زید بن الحباب (پ130ھ " م230ھ)

ان سے مسلم اور مصنفین اربعہ میں روایت لی گئی ہے۔ انہوں نے ابراہیم بن نافع مکی، اسامہ بن زید بن اسلم، حماد بن سلمہ، سفیان ثوری، شعبہ، ابن مبارک، عکرمہ بن عمار، امام مالک، معاویہ بن صالح، اور یونس بن ابی اسحاق وغیرہ سے روایت کی ہے جبکہ ان سے ابراہیم بن سعید الجوہری، ابراہیم بن یعقوب، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن منیع، ابو خیثمہ، عباس الدوری، علی بن مدینی، اور یزید بن ہارون وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابن سعد نے انہیں کوفہ کے محدثین کے آٹھویں طبقہ میں ذکر کیاہے۔

☆یحییٰ بن معین: ثقہ، سفیان ثوری سے اس کی بیان کردہ حدیث مقلوب ہے۔

☆علی بن مدینی: ثقہ

☆احمد بن حنبل: صدوق، احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ زید نے معاویہ بن صالح سے اندلس میں احادیث سنی تھی جو کہ اندلس کے قاضی تھے، جبکہ یہ وہم ہے۔ انہوں نے معاویہ سے مکہ میں سماع کیا تھا، جیسا کہ عبدالرحمان بن مہدی وغیرہ نے کیا تھا۔

☆عجلی: ثقہ، سفیان کی حدیث میں خطاء کرتا ہے۔

☆ابو حاتم رازی: صدوق صالح الحدیث

☆نسائی: ثوری کے حوالے سے اس کی روایات مقلوب ہیں۔

☆ابن حبان: ثقہ، مشاہیر سے ان کی روایت صحیح ہے مگر مجہولین سے ان کی روایت صحیح نہیں

☆ابن عدی: اس کے صدق میں کوئی شک نہیں۔ ثوری سے اس کی احادیث مقلوب ہیں۔ ثوری کے علاوہ اس کی احادیث مستقیم ہیں۔

☆ذہبی: امام حافظ ثقہ الربانی

☆مغلطائی: معاویہ بن صالح، ثوری، حسین بن واقد سے اس کی روایت میں وہم ہے۔

☆ابن حجر: نویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔ ثوری کی حدیث میں غلطی کر جاتا ہے۔

نتیجہ : صدوق

طبقات ابن سعد: اردو 6 / 256، وتاريخ الدارمي، ص113ح 342، وسؤالات ابن الجنيد لابن مَعِين، الورقة 53، وعلل أحمد: 1 / 17، 28، 64، 122، 184، 198، 248، 251، 301، 335، 345، 362، 413، 414، وتاريخ البخاري الكبير: 3 / 391ح1302، وثقات العجلي2/378ح526، والمعارف: 517، والمعرفة والتاريخ: 1 / 138، 195، 264، 2 / 647، والجرح والتعديل: 3 /561ح 2538، وثقات ابن حبان: 8/250، تقريب الثقات ص489ح4950، والكامل لابن عدي: 4/165ح22، وعلل الدارقطني: 1 / الورقة 73، ورجال صحيح مسلم لابن منجويه1/216ح462، تاريخ بغداد7/443، وسير أعلام النبلاء: 9 / 393، وتذهيب

التھذیب: 3/342ح2121، ومیزان الاعتدال: 2 /100ح2997(اردو 3/152ح3000)، اکمال مغلطائی 4/144ح1766، تقریب اردو 1/291ح2124، وتھذیب ابن حجر: 3 / 402،وخلاصۃ الخزرجي: 1 / الترجمۃ2249،

سُریج بن النعمان (م217ھ)

ان سے بخاری اور مصنفین اربعہ نے روایت لی ہے۔ انہوں نے بقیہ بن ولید، حشرج بن نباتہ، حماد بن سلمہ، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن وہب، اور مہدی بن میمون وغیرہ سے روایت لی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں بُخاری، ابن حنبل، احمد بن منیع، عباس الدوری، ابو حاتم رازی، ابو زرعہ رازی اور یعقوب بن شیبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابن سعد نے انہیں بغداد کے علماء میں ذکر کیا ہے۔

☆ابن سعد: ثقہ

☆یحییٰ بن معین: غلابی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ سریج بن نعمان ثقہ ہے اور سریج بن یونس اس سے افضل ہے۔

☆عجلی: ثقہ

☆ابو حاتم رازی: ثقہ

☆ابو داود: ثقہ، احمد بن حنبل نے اس سے روایت لی ہے اس میں غلطی ہے۔

☆نسائی: اس میں کوئی حرج نہیں، یہ اہم محدثین میں سے تھا۔

☆دار قطنی: ثقہ مامون

☆ابن حبان: ثقہ

☆ذہبی: ثقہ عالم

☆ابن حجر: دسویں طبقہ کے کبار راویوں میں سے ثقہ راوی ہے، کم وہم کرتا ہے۔

نتیجہ: ثقہ

طبقات ابن سعد: 7 / 234 اردو، وتاریخ البخاري الکبیر: 4 /205ح2506، وثقات العجلي، الورقۃ 18، والجرح والتعدیل: 4 /305ح1326، تقریب الثقات ابن حبان:ص505ح5163، وتاریخ بغداد: 9 / 217، وإکمال ابن ماکولا: 4 / 271، تہذیب الکمال 10/218ح2190،، وسیر أعلام النبلاء: 10 / 219، وتذھیب التھذیب: 3/389ح2215، ومیزان الاعتدال: 2 /116ح3084 (اردو 3/173ح3087)، والکاشف: 1 /426ح1809، وإکمال مغلطاي:5/218ح1861، تقریب: 2/195ح2231 (اردو1/305ح2218)، وتھذیب ابن حجر: 3 / 457، وخلاصۃ الخزرجي: ص133

سعید بن جُمہان: (م136ھ بصرہ)

ان سے ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور ترمذی نے راویت لی ہے۔ انہوں نے سفینہ مولی رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کی ہے، اس کے علاوہ انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی عبد الرحمان بن ابی ابکرہ، عبید اللہ بن ابی بکر، مسلم بن ابی بکرہ اور ابو القین سے روایت کی ہے۔ ان سے حشرج بن نباتہ، حماد بن سلمہ، سلیمان الاعمش، عبد الوارث بن سعید، عوام بن حوشب وغیرہ نے راویت کی ہے۔

☆یحییٰ بن معین: ثقہ

☆ابن حنبل: ثقہ ہیں۔ عبداللہ نے اپنے والد سے سوال کیا کہ کیا یہ مجہول ہے، تو ابن حنبل نے جواب دیا کہ نہیں، ان سے ایک سے زیادہ اشخاص نے روایت کی ہے جن میں حماد بن سلمہ، حماد بن زید، عوام بن حوشب اور حشرج بن نباتہ ہیں۔

☆ابو حاتم رازی: ان کی حدیث لکھی جائے گی اور ان سے احتجاج نہیں کیا جائے گا۔

☆یعقوب بن سفیان: حجاج بن منہال کے واسطے سے حماد بن زید کا قول ہے کہ یہ ثقہ ہے۔

☆ابن عدی: سفینہ سے بیان کی گئی احادیث میں منفرد ہیں۔ ان میں کوئی حرج نہیں۔

☆ابو داود: انشاء اللہ ثقہ ہیں۔

☆نسائی: ان میں کوئی حرج نہیں۔

☆ابن حبان: اپنی کتاب الثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

☆مغلطائی: مغلطائی نے مروزی کے حوالے سے ابو عبداللہ کا قول لکھا ہے کہ انہوں کہا کہ سعید بن جمہان ثقہ ہے مروزی نے بیان کیا کہ مجھے یحیٰی بن سعید کے حوالے سے بیان کیا گیا کہ وہ اس سے راضی نہیں تھے تو ابو عبداللہ نے کہا کہ یہ باطل (بات) ہے اور غصہ ہوئے اور کہا کہ کوئی ایسا کیسے کہہ سکتا ہے جبکہ (بحوالہ علی بن مدینی) میں نے ایسا نہیں سنا کہ یحییٰ نے ان کے بارے میں کوئی کلام کیا ہو۔

☆ابن جوزی: انہوں نے اسے اپنی کتاب الضعفاء میں ذکر تو کیا ہے مگر کوئی جرح نقل نہیں کی۔

☆ذہبی: صدوق وسط ہیں۔ دیوان الضعفاء میں ذہبی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن یہ کہا کہ صالح الحدیث ہیں ان سے احتجاج نہیں کیا جائے گا

☆ابن حجر: چوتھے طبقے کے صدوق راوی ہیں۔ ان سے متفرد احادیث مروی ہیں۔

نتیجہ: صدوق

(**تاریخ یحییٰ بن معین (روایت دوری)** 2/198، **علل احمد** 1/465ح2، 1064/314ح2، 2390/565ح3671، **تاریخ البخاری الکبیر** 3/ح1534، **تاریخ البخاری الصغیر** 1/197، **سؤالات الآجری** 2/19ح149، 985ح1434، **معرفۃ التاریخ** 2/128، 3/78، **جرح والتعدیل** 4/10ح 30، **تقریب ثقات ابن حبان** 518ح5317، **الکامل ابن عدی** 2/50، **ضعفاء ابن جوزی** 1/315ح1373، **الکمال للمقدسی** 5/138ح2832، **تہذیب الکمال** 10/376ح2246، **تذہیب التہذیب** 3/428ح2274، **میزان الاعتدال**، 2/131ح3149 (عربی و اردو 3/193ح3152)، **مغنی فی الضعفاء** 1/371ح3364، **دیوان الضعفاء** ص156ح 1587، **من تکلم فیہ وھو موثق** ص219ح127، **الکاشف** 1/433ح1861، **اِکمال مغلطائی** 5/271ح1917، **تقریب** 2/23ح2279 (اردو 1/313ح2279)، **تہذیب ابن حجر** 4/14و3/626ح2687، **خلاصۃ الخزرجی** ص436، **معجم اسامی الرواۃ** 2/116، **معجم الرجال الحوینی** 2/71ح1390)

سوار بن عبداللہ بن سوار (م245ھ)

ان سے ابو داود، ترمذی اور نسائی نے روایت لی ہے۔ انہوں نے ابو داود طیالسی، عبدالرحمان بن مہدی، عبدالوارث بن سعید، معتمر بن سلیمان، یحییٰ بن سعید القطان او عریزید بن زُریع وغیرہ سے روایت لی ہے۔ ان سے ابو داود، ترمذی، نسائی، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن سعید دارمی، ابو زرعہ دمشقی، محمد السراج، طبری وغیرہ نے روایت کی ہے۔

☆ثوری: یہ کوئی چیز نہیں۔

☆عجلی: عجلی نے صرف اسے اپنے ثقات میں ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔

☆ابن حبان: ثقات

☆ابن شاہین: ثقات

☆ذہبی: ثقہ، قلیل الحدیث

☆ابن حجر: دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے جس نے اس پر تکلم کیا ہے اس نے غلطی کی ہے۔

نتیجہ: صدوق

ثقات العجلي2/441ح697، والجرح والتعديل: 4 /271ح 1174، وثقات ابن حبان:8/302 ،تقریب الثقات ص580ح6161، تاریخ اسماء الثقات ابن شاہین ص109ح523، تہذیب الکمال 12/238ح2638، والکاشف: 1/472ح2191،میزان الاعتدال اردو3/336ح3618، وتذھیب التھذیب:4/215ح2674،وإکمال مغلطاي: 6/158ح2290،وتھذیب التھذیب: 4 / 268،والتقریب:1/353ح2700،وخلاصة الخزرجي:ص159.

عبدالصمد(م207ھ)

ان سے بخاری و مسلم اور مصنفین اربعہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے ابراہیم بن سعد، حماد بن سلمہ، شعبہ، عبدالوارث بن سعید (والد)، ہشام الدستوائی اور یزید بن ابراہیم التستری سے روایت لی ہے۔ ان سے ابراہیم بن یعقوب، احمد الدورقی، احمد بن سعید دارمی، اسحاق بن راہویہ، عبد بن حمید، علی بن مدینی، عثمان بن طالوت اور یحیٰ بن معین نے روایت کی ہے۔ ابن سعد نے انہیں بصرہ کے ساتویں طبقہ میں ذکر کیا ہے۔

☆ابن سعد: ثقہ انشاءاللہ

☆عجلی: ثقہ

☆ابوحاتم رازی: شیخ مجہول

☆ابن حبان: ثقہ

☆ذہبی: امام حافظ ثقہ حُجت

☆ابن حجر: نویں طبقہ کا شعبہ کی احادیث میں صدوق پختہ کار راوی ہے۔

نتیجہ: ثقہ

طبقات ابن سعد: اردو 7 / 211، وتاریخ البخاري الکبیر: 6 /105ح 1848، وثقات العجلي 2/95ح1100، والجرح والتعدیل: 6 / الترجمة 269، وثقات ابن حبان: 8 / 414، تقریب الثقات ص780ح8673،، ورجال صحیح مسلم لابن منجویہ2/7ح1011،تہذیب الکمال 18/99ح3431، وسیر أعلام النبلاء: 9 / 516، والکاشف:1/653ح3376،وتذھیب التھذیب: 6/96ح4107، تقریب اردو1/549ح4080،وتھذیب التھذیب: 6 / 327، وخلاصة الخزرجي:ص239،

عبدالوارث بن سعید: (م177/180ھ)

ان سے بخاری و مسلم اور مصنفین اربعہ نے حدیث لی ہے۔ انہوں نے ایک کثیر جماعت سے حدیث لی ہے جن میں ایوب سختیانی، خالد الحذاء، سعید بن جمہان، ابن ابی عروبہ، ابن ابی نجیح، عمرو بن دینار، لیث بن سلیم، ابوحنیفہ، ہشام دستوائی اور یونس بن عبید شامل ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں

ابراہیم بن حجاج السامی، سفیان ثوری، ضحاک بن مخلد، عبد الصمد بن عبد الوارث، علی بن مدینی، عفان بن مسلم، اور یحییٰ بن سعید القطان شامل ہیں۔ ابن سعد نے انہیں بصریوں کے چھٹے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔

☆ابن سعد: یہ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

☆یحییٰ بن معین: عبد الوارث کے بارے میں کہا کہ یہ حماد جیسے ہیں۔ یہ پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک ایوب پسندیدہ ہیں یا عبد الوارث تو کہا عبد الوارث۔

☆عجلی: ثقہ ہیں، قدریہ کی طرف مائل تھے مگر اس کی دعوت نہیں دیتے تھے۔

☆ابو حاتم رازی: ثقہ

☆نسائی: ثقہ ثبت تھے۔

☆ابن شاہین: ثقہ، اس میں کوئی مسئلہ نہیں اور ابن علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ عبد الوارث اگر تمہیں کوئی حدیث دے تو اسے سختی سے پکڑ لو۔

☆جوزجانی: ثبت تھے۔

☆ابن حنبل: صالح الحدیث تھے اور لوگوں میں حسین المعلم کی حدیث میں صحیح تھے۔

☆بخاری: ابو جعفر کا قول ہے کہ مجھ سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے حلف لے کر کہا کہ میرے باپ کے بارے میں یہ جھوٹ ہے (قدریہ کا الزام) میں نے ایسا کچھ نہیں سنا۔

☆ابن حبان: قدریہ تھے اور متقن الحدیث تھے۔

☆حماد بن زید: انہوں نے اس کو قدریہ فرقے کے نظریات کی وجہ سے اس سے روایات نقل کرنے سے منع کر دیا تھا۔

☆یزید بن زریع: جو شخص عبد الوارث کی محفل میں جاتا ہے وہ میرے قریب نہ آئے۔

☆ابن حجر: آٹھویں طبقہ کا ثقہ پختہ کار راوی ہے اس پر قدریہ ہونے کا الزام لگایا گیا ہے مگر اس کا قدری ہونا ثابت نہیں

نتیجہ: ثقہ

(طبقات ابن سعد اردو 7/207، تاریخ الدوری 2/377، تاریخ دارمی ص54 ح63،61، ابن محرز ح515، ابن طہمان ح235، تاریخ البخاری الکبیر 6/118 ح1891، ضعفاء الصغیر ح240، احوال الرجال جوزجانی ص315 ح334، ثقات العجلی ص 312 ح1046، جرح والتعدیل 6/75 ح386، تقریب الثقات ابن حبان ص 804 ح8978، ثقات ابن شاہین ص167 ح977، رجال صحیح مسلم 1/448 ح1006، تہذیب الکمال 18/478 ح3595، تذہیب 6/183 ح4276، میزان الاعتدال 2/ح5307 (اردو 4/384 ح5312)، شرح علل الترمذی 151، تقریب اردو 1/571 ح4251)

علی بن الجعد (پ136ح-م230ھ)

ابن سعد نے انہیں بغداد کے علماء میں ذکر کیا ہے۔ آپ ام سلمہ مخزومیہ جو کہ ابو العباس کی اہلیہ تھی کہ آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ سے بخاری اور ابو داود نے روایت کی ہے۔ آپ نے ابراہیم بن سعد، اسرائیل، جریر بن حازم، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، شعبہ، مالک بن انس، فضالہ، محمد بن راشد وغیرہ سے حدیث روایت کی ہے جب کہ آپ سے روایت کرنے والوں میں بخاری، ابو داود، احمد الدورقی، ابو یعلیٰ، اسحاق بن ابی اسرائیل، ابن ابی دنیا ابن ابی شیبہ، ابو زرعہ رازی، محمد السراج، ابو بکر المروزی، یحییٰ بن معین اور یعقوب بن شیبہ شامل ہیں۔

☆یحییٰ بن معین: ثقہ صدوق

☆ابو زرعہ: صدوق

☆ابو حاتم رازی: صدوق متقن

☆صالح بن محمد الاسدی: ثقہ

☆ابو اسحاق جوزجانی: وہ بدعت کے علاوہ کسی اور چیز میں ملوث ہوا ہے۔

☆احمد بن حنبل: احمد بن حنبل نے اپنے بیٹے کو اس سے استفادہ نہیں کرنے دیا۔

☆امام مسلم: یہ ثقہ ہے لیکن جہمی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔

☆نسائی: صدوق

☆ابن عدی: میں نے اس کی کوئی منکر روایت نہیں دیکھی ہے، جبکہ کسی ثقہ نے اس سے حدیث روایت کی ہو۔

☆ابن عدی: ثقہ

☆ذہبی: امام حافظ حجت، جہمی

☆نویں طبقہ کے صغار حضرات میں سے ثقہ پختہ کار راوہی ہے۔اس پر تشیع کا الزام لگایا گیا ہے۔

نتیجہ: ثقہ

طبقات ابن سعد: 7 / 233 اردو، تاريخ البخاري الكبير: 6 /266ح 2362،وضعفاء العقيلي3/224ح1225، والجرح والتعديل: 6 /178 974،تقريب الثقات ابن حبان: ص876ح9955، والكامل لابن عدي: 6/364ح399، تاريخ الخطيب: 11 / 360 - 366، تهذيب الكمال20/341ح4034، وسير أعلام النبلاء: 10 / 459، الكاشف: 2 /36ح3888، ديوان الضعفاء ص281ح2910،المغني: 1 /10ح4231، ومن تكلم فيه وهو موثق ص389ح255 ، وتذهيب التهذيب: 6 /424ح4728، وميزان الاعتدال: 3 /116ح5798(اردو 5/162ح5804) تهذيب التهذيب: 7 / 289، والتقريب: 4 / 8ح4732(اردو1 /634ح4698)،وخلاصة الخزرجي: ص272

عمرو بن عون (م225ھ)

ان سے بخاری و مسلم اور مصنفین اربعہ نے روایت لی ہے۔انہوں نے حماد بن سلمہ، سفیان بن عیینہ، شریک بن عبد اللہ، عبد اللہ بن مبارک، ھشیم بن بشیر، وکیع بن جراح اور ابو معاویہ ضریر وغیرہ سے روایت کیا ہے جبکہ ان سے بخاری، ابو داود، ابوزرعہ رازی، عثمان بن سعید دارمی، ابو حاتم رازی، یحییٰ بن معین اور یعقوب بن شیبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ابن سعد نے انہیں واسط کے علماء میں ذکر کیا ہے۔

☆عجلی: ثقہ، صاحب سنت، صالح

☆ابو حاتم: ثقہ حجت

☆ابوزرعہ رازی: ثقہ

☆ابن حبان: ثقہ

☆ابن شاہین: یزید بن ہارون کے حوالے سے کہا کہ اس کے پاس ہر دن اچھی چیز ہے۔

ذہبی: حافظ امام

☆ابن حجر: دسویں طبقہ کا ثقہ پختہ کار راوی ہے۔

نتیجہ: ثقہ

طبقات ابن سعد:اردو 7 / 220، وتاريخ البخاري الكبير: 6 /361ح 2638، وثقات العجلي2/182ح1399، والجرح والتعديل: 6 /252ح 1393، وثقات ابن حبان: 8 / 485، تقريب الثقات ص933ح10697،وثقات ابن شاهين ص154ح 862، ورجال صحيح مسلم لابن منجويه2/75ح1190،وسير أعلام النبلاء:

10 / 450، والکاشف: 2/85ح4207، وتذھیب التھذیب:7/190ح5129، تقریب4/128ح5123 اردو 1/683ح5088 وتھذیب التھذیب: 8 / 86، وخلاصة الخزرجي:ص292،

عوام بن حوشب:(م148ھ)

ان سے شیخین اور مصنفین اربعہ نے روایت لی ہے۔ انہوں نے ابراہیم نخعی، ابراہیم بن عبدالرحمان السکسکی، مجاہد بن جبر، ابو اسحاق شیبانی وغیرہ سے روایت کیاہے جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں سہل بن یوسف، محمد بن یزید واسطی، ھُشیم بن بشیر اور یزید بن ہارون شامل ہیں۔ ابن اسحاق نے اپنے طبقات میں واسط کے علماء میں آپ کا ذکر کیاہے اور آپ کو ثقہ کہاہے۔ آپ کو دین سے گہری دلچسپی تھی۔

☆یحییٰ بن معین سے ان کے بارے میں پوچھا گیاتوجواب دیا کہ ثقہ ہیں۔

☆ابوحاتم نے کہا کہ ان میں کوئی حرج نہیں۔

☆عجلی نے کہا کہ کوفی ہیں صالح اور ثقہ ہیں۔

☆ابن حبان نے نے اپنے ثقات میں ان کاذکر کیاہے۔

☆ابن شاہین نے کہا کہ احمد نے کہا کہ یہ ثقہ ثقہ ہیں۔

☆ذہبی نے کہا کہ اعلام میں سے ہیں اور ایک بڑی تعداد نے ان کی توثیق کی ہے۔

☆ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقے کا ثقہ پختہ کار راوی ہے۔

نتیجہ: ثقہ

(طبقات ابن سعد (اردو7/218)، تاریخ دارمی ص148، علل احمد1/351ح661،412ح868،424ح932 تاریخ الکبیر البخاری7/67ح308، تاریخ البخاری الصغیر 2/47، ثقات العجلی 2/195ح1447، معرفۃ التاریخ 1/133، تاریخ واسط 198،158،108،106،105،104،103،91،83،71،62،47،44،43، جرح والتعدیل 7/22ح117،تقریب الثقات ابن حبان ص945ح10860، ثقات ابن شاہین ح 1088، رجال صحیح مسلم 2/124ح1314،الکمال للمقدسی8/73ح4916،تہذیب الکمال22/427ح4541،الکاشف2/100ح4306، تقریب عربی واردو1/701ح5211، تہذیب5/151ح6158،)

فضل بن دُکین(129-219ھ)

ان سے بخاری و مسلم اور مصنفین اربعہ نے روایت لی ہے۔ انہوں نے اسرائیل بن یونس، جریر بن حازم، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، سلیمان الاعمش، شریک بن عبداللہ، شعبہ، عبداللہ بن عمرالعمری، عبیداللہ بن عمر، ابوحنیفہ، ھشام دستوائی، یونس بن ابی اسحاق، وغیرہ سے روایت کیاہے اور ان سے بخاری، احمد بن محمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابوخیثمہ، عباس الدوری، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابوزرعہ رازی، ابن سعد، محمد بن یحییٰ ذہلی، یحییٰ بن معین اور یعقوب بن شیبہ نے روایت کی ہے۔ ابن سعد نے انہیں کوفہ کے آٹھویں طبقہ میں ذکر کیاہے۔

☆ابن سعد: ثقہ، کثیر الحدیث

☆عجلی: ثقہ ثبت

☆ابوحاتم رازی: ثبت

☆ابوداود: حافظ

☆ابو اسحٰق جوزجانی: صدوق

☆ابن حبان: ثقہ

☆ابن شاہین: ثقہ

☆ذہبی: حافظ کبیر، شیخ الاسلام حجت، البتہ اس میں غلو اور صحابہ کرام کو برا بھلا کہے بغیر تشیع پایا جاتا ہے۔

☆ابن حجر: نویں طبقہ کا ثقہ پختہ کار راوی ہے۔

نتیجہ: ثقہ

طبقات ابن سعد:اردو 6 / 254، تاريخ الدارمي ص61 92، تاريخ البخاري الكبير: 7 /118ح 526، وأحوال الرجال للجوزجاني ص129 106، وثقات العجلي2/205ح1480، وسؤالات الآجُرّيّ لابي داود:1/259ح363،، الجرح والتعديل: 7 /61ح 353، وثقات ابن حبان: 7 / 319، تقريب الثقات ص973ح11236، وثقات ابن شاهين ص186 1130،، ورجال صحيح مسلم لابن منجويه2/131ح1331 ،وسير أعلام النبلاء: 10 / 142، والكاشف: 2 /122ح4463، وتذهيب التهذيب:7/326ح5446، وميزان الاعتدال: 5 /426اردو5/410 ح6726، وتهذيب التهذيب: 8 / 270، والتقريب: 4/214 ح5436، اردو2/15ح5401، وخلاصة الخزرجي: ص308

ہاشم بن قاسم ابو النصر (134۔207)

ان سے بخاری و مسلم اور مصنفین اربعہ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے ابراہیم بن سعد، شریک النخعی، شعبہ، عکرمہ، لیث بن سعد، وغیرہ سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں احمد بن حنبل، احمد بن منیع، اسحاق بن راہویہ، ابو خیثمہ، ابن ابی شیبہ، یحییٰ بن معین اور یعقوب بن شیبہ شامل ہیں۔ ابن سعد نے آپ کو بغداد کے محدثین میں ذکر کیا ہے۔

☆ابن سعد: ثقہ

☆احمد بن حنبل: ابو النضر شیخ ہیں اور امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا حکم دیتے ہیں۔ بغدادیوں میں ثبت ہیں۔

☆یحییٰ بن معین: ثقہ

☆علی بن مدینی: ثقہ

☆ابو حاتم: صدوق

☆عجلی: ثقہ ثبت

☆ابن حبان: ثقہ

☆ابن عدی: اس سے آئمہ نے روایت کی ہے اور اس سے میں نے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی۔

☆ذہبی: حافظ، امام شیخ المحدثین

☆ابن حجر: نویں طبقہ کا ثقہ پختہ کار راوی ہے۔

نتیجہ: ثقہ

طبقات ابن سعد:اردو 7/230، وتاريخ الدارمي، ص225ح 858، تاريخ البخاري الكبير: 8 /234ح 2844، وثقات العجلي 2/323ح1879، والجرح والتعديل: 9 /105ح 446، ثقات ابن حبان: 9 / 243، تقريب الثقات ص1242ح14759، والكامل لابن عدي: 8/418ح147، ورجال صحيح مسلم لابن

منجویہ2/319ح1784، وتعدیل والتجریح للباجي:ص486ح1416، تہذیب الکمال 30/130ح6540، وسیر أعلام النبلاء: 9 / 545،والکاشف: 2/332ح5931، وتذھیب التھذیب: 9/269ح7297،وتھذیب التھذیب: 11 / 18، والتقریب:5/254ح7305(اردو2/256ح7256)،وخلاصۃ الخزرجي:ص408

هُشیم بن بشیر:(104-183ھ)

ان سے بخاری و مسلم اور مصنفین اربعہ نے حدیث لی ہے۔ انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد، اشعث بن سوار، حجاج بن ارطاۃ، خالد الحذاء، اعمش، شعبہ، عاصم الاحول، عوام بن حوشب، عمرو بن دینار، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعد انصاری، ابو زبیر مکی وغیرہ سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن سعد نے ان کو واسط کے علماء میں ذکر کیا ہے۔

☆ابن سعد: ثقہ ثبت، کثیر الحدیث، کثیر التدلیس۔ جس حدیث میں آپ نے اخبرنا فرمایا وہ حجت ہے ورنہ کچھ نہیں۔

☆یحییٰ بن معین: ہشیم اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے کم عمری میں سماع کیا ہے۔ ہُشیم، عن یونس عن حسن تدلیس کرتا ہے۔

عبداللہ بن مبارک: زمانے نے بہت سے لوگوں کا حافظہ خراب کیا لیکن ہشیم کے حافظے کو خراب نہیں کر سکا۔

☆عبدالرحمان بن مہدی: ہُشیم ثوری سے بڑا حافظ الحدیث تھا۔

☆حماد بن زید: میں نے ہشیم سے زیادہ سمجھدار کوئی محدث نہیں دیکھا۔

☆یزید بن ہارون: میں نے اس سے بڑا کوئی حافظ الحدیث نہیں دیکھا، صرف سفیان اس سے بڑے حافظ تھے۔

☆عجلی: ثقہ مدلس

☆نسائی: مدلس

☆ابو حاتم رازی: هُشیم اور یزید بن ہارون میں سے هُشیم بڑا حافظ ہے۔ اپنی مراسیل میں ذکر کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل نے کہا کہ اس نے مندرجہ ذیل اشخاص سے کچھ نہیں سُنا: عاصم بن کُلیب، یزید بن ابی زیاد، موسیٰ الجھنی، محمد بن حجادۃ، ابی خلدہ، سیار، علی بن زید اور حسن بن عُبید۔ جبکہ یہ ان سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مراسیل میں عبداللہ بن ابی حاتم نے اپنے والد کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے قاسم الاعرج، اصبع الوراق، خلید بن جعفر اور زاذان سے بھی نہیں سنا۔

☆ابن حبان: ثقہ، مدلس

☆ابن عدی: ثوری نے کہا کہ ہُشیم نے ان سے کچھ نہیں لکھا۔

☆ابن شاہین: ثقہ مدلس

☆ذہبی: امام ثقہ مدلس، زہری سے روایت کرنے میں کمزور ہے۔ اس کے نزدیک عن کے ذریعے تدلیس کرنا جائز تھا۔ شعبہ نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی۔

☆ابن حجر: ساتویں طبقہ کا ثقہ پختہ کار بکثرت تدلیس وارسال خفی کرنے والا راوی ہے۔

نتیجہ: ثقہ، مدلس۔ ان کی عن سے کی گئی روایت تب تک قبول نہ ہو گی جب تک سماع کی صراحت نہ ہو جائے۔

(طبقات ابن سعد7/227ح3422، اردو 7/218، تاریخ الدوری، علل ابن المدینی، علل احمد، تاریخ الکبیر بخاری 8/242ح6867، ثقات العجلی2/334ح1912، سوالات الآجری 3/132، جرح والتعدیل 9/115ح486، مراسیل 231ح863-865، تقریب الثقات ابن حبان ص1252ح14891، کامل ابن عدی 8/451ح34، ثقات ابن شاہین ص 252ح 1542، رجال صحیح مسلم 2/326ح1803، تعدیل والتجریح للباجی ص 488ح1421، تہذیب الکمال30/272ح6595، الکاشف2/338ح5979، دیوان الضعفاء ص 420ح4479، مغنی فی الضعفاء2/371ح6765، تذہیب9/303ح7353، من تکلم فیہ وھو موثق ص 526ح362، میزان الاعتدال4/306ح9250(اردو 7/113ح9258)، جامع التحصیل ص294 ح849، تقریب 5/276ح7362(اردو 2/263ح7312)، تہذیب 11/59، طبقات المدلسین ص47ح111، التدلیس والمدلسون ص40۔)

یزید بن ہارون: (118-206ھ)

ان سے بخاری و مسلم اور مصنفین اربعہ نے روایت لی ہے۔ انہوں نے اسرائیل ، اشعث بن سوار، بقیہ بن ولید، جریر بن حازم، حماد بن زید، سعید بن ابی عروبہ، شریک بن عبد اللہ، شعبہ، عاصم الاحول، عبد الملک بن ابی سلیمان، عوام بن حوشب، ابن اسحاق، محمد بن راشد، مسعر، ھشام الدستوائی، وغیرہ سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں احمد الدورقی، ابن حنبل، احمد بن منیع، آدم بن ابی ایاس، اسحاق بن راہویہ، عباس الدوری، عبد بن حمید، محمد بن بشار بُندار ی، ابن معین، یعقوب الدورقی وغیرہ شامل ہیں۔ ابن سعد نے انہیں واسط کے علماء میں ذکر کیا ہے۔

☆: علی بن مدینی: ثقہ

☆ابن سعد: ثقہ کثیر الحدیث

☆احمد بن حنبل: حدیث میں حافظ متقن ہیں اور حجاج بن ارطاۃ کی حدیث میں صحیح ہیں۔ سوال کیا گیا کہ آپ کو محمد بن یزید زیادہ عزیز ہیں یا یزید بن ہارون تو جواب دیا کہ یزید بن ہارون۔ ابن حنبل نے یزید بن ہارون عن ہشام کے حوالے سے ایک حدیث سنی تو کہا کہ اس میں وہم ہے۔ ایک جگہ یہ فرمایا کہ یہ عثمان پر علی کو فضیلت دیتے ہیں۔

☆ عجلی: ثقہ ثبت، عابد

☆ابو حاتم رازی: ثقہ امام صدوق

☆ابن حبان: ثقہ

☆ابن شاہین: ثقہ

☆ذہبی: حافظ، امام، شیخ الاسلام

☆ابن حجر: نویں طبقہ کا ثقہ متقن عابد راوی ہے۔

نتیجہ : ثقہ

(طبقات ابن سعد: 7 / 219 اردو، وعلل أحمد،2/33ح، 3/1462، 3/473ح6018، وتاريخ البخاري الكبير: 8 / 367ح 3354، وثقات العجلي، الورقة 2/368ح2039، والجرح والتعديل: 9 /295ح 1257، تقریب ثقات ابن حبان: ص1319ح15749، وثقات ابن شاهين، ص255 1554، ورجال صحيح مسلم لابن منجويہ2/365ح1890 ، والتعديل والتجريح للباجي: ص513ح1505، سير أعلام النبلاء: 9 / 358، والكاشف: 2 / 391ح 6473، وتذهيب التهذيب: 10/103ح7833، تہذیب التھذیب: 11 / 366،والتقریب 5/426ح 7842 (اردو2/322ح7789)۔

تمت بالخیر

****